اثرات سے پناہ مانگیں کہ "ایک ہی عبارت میں معاویہ اور حضرت علی کا نام آئے تو معاویہ کے نام کے ساتھ حضرت نہ لکھا جائے" ۔ کاش "اعلیٰ حضرت" کے ماننے والے انہی کے فرمان و فتویٰ پر، حضرت معاویہ کو خلیفۂ راشد مان لیں ۔ کاش ایسا ہو جائے ۔ ورنہ حوأب کے کتے بھونکتے رہیں گے ۔ ایک حوأب کیا، عجم کے سب کتے بھونکتے رہیں گے۔

کتاب "حدیث حوأب کا مصداق کون ؟"..... پچاس (۵۰) روپے میں، قاضی چن پیرا الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک، حویلیاں (ہزارہ) سے اور بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

استفسارات در اسرار حبیب

اس کتاب کے مصنف جناب میاں فضل احمد حبیبی مجذوبی راہ سلوک کے مسافر ہیں۔ اصطلاح تصوف میں "سلوک" سے مراد اللہ تعالیٰ کا تقرب چاہنا اور حق کی تلاش کرنا ہے۔ متلاشی، مسافر اور راہی اگر فائز المرام ہو تو "سالک" بن جاتا ہے اور اگر بے نیل مرام ہو تو "سالک" نہیں بنتا، باقی بہت کچھ بن جاتا ہے۔ اسے سالک سے وہی نسبت ہوتی ہے جو نیم حکیم کو حکیم سے، کٹھ ملا کو عالم دین سے، اور مسِ خام کو کندن سے ہوتی ہے۔ یعنی......وہ کردار، یہ گفتار، وہ ثابت، یہ سیارہ!

مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ .... "اس کتاب کے مطالعہ کے دوران، آپ کو قرآن کریم کی تفسیر کا گمان ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے کہ مفسرین حضرات نے تفاسیر اس ارادہ و نیت سے لکھیں کہ لوگ ان سے فائدہ حاصل کریں۔ لیکن راقم کا معاملہ برعکس ہے۔ اس لئے کہ یہ تو خود حقیقت کی تلاش میں تفاسیر اور دیگر کتب کی ورق گردانی میں مصروف ہے۔ مطلوبہ حقیقت کی تلاش میں کائنات کی ہر جہت میں سفر کرنا محال ہے اور اس امرِ محال کا آسان حل یہ پایا کہ حقیقت کو قرآن کے بطن میں تلاش کیا جائے"۔

"کائنات" سے اور اس کی ہر ہر "جہت" سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ اس طرح قرآن کے بطن سے ان کی کیا مراد ہے؟ یہ راز ساری کتاب کو پڑھ کر بھی نہیں کھلتا........

اس کے کھلنے کا ڈھب نہیں کھلتا
کچھ تو کھلتا ہے، سب نہیں کھلتا

کیا ہم اس کتاب کو مصنف کے "خود نوشت تفسیری ملفوظات" سمجھ سکتے ہیں؟ جب کہ مصنف کا کہنا ہے کہ "تفاسیر کے مطالعے کے دوران راقم نے جن الجھنوں کو پایا، ان کے سلجھانے کے لئے علماء ربانی، صوفیاء عظام اور اہل تحقیق دوستوں کی خدمت میں استفسار کو کتابی صورت میں پیش کیا جارہا ہے"........ عملاً ایسا بھی نہیں ہے۔ مصنف نے اپنے مفروضات، قیاسات، احتمالات، اور اعتراضات بھی بیان کئے ہیں اور ان کے "آسان حل" بھی بتلائے ہیں۔ جنہیں وہ "انعامات الٰہیہ" کا نام دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے آغاز میں کہا کہ مصنف راہ سلوک کے مسافر ہیں اور اس راہ میں ایک مقام "حیرت" کا بھی آتا ہے۔ مصنف شاید اسی